سوال

تردد ہو(1-11)نا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ندسی ہے : ’’جو کام میں کرتا ہوں مجھے اس میں تردد نہیں ہوتا۔ ‘‘ اس حدیث میں ’’تردد‘‘ کا کیا مطلب ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

رمایا : ’’جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں ، اور میرا بندہ میری اس پر فرض کردہ چیزوں کے ذریعے میرے قریب ہوتا ہے اور میرا بندہ مسلسل نوافل کے ذریعے میرے اتنا قریب ہوجاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں ۔ پس جب میں اس سے محبت

یٰ 131-18/129)میں فرمایا :

یہ حدیث شریف اولیاء کی صفت میں اہم حدیث ہے ۔

ورایک گروہ نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا :

لیٰ کو تردد کے ساتھ موصوف نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ تردد کا شکار وہ شخص ہوتا ہے جو معاملات کے انجام سے بے خبر ہوتا ہے ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو تمام معاملات کے انجام وحال سے باخبر ہے اور ان میں سے کچھ بسا اوقات یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ "بے شک اللہ تعالیٰ تردد کا معاملہ بھی کرتا ہے ۔ ‘‘

ی کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام حق ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی امت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی خیر خواہ اور فصیح وعمدہ کلام کرنے والا ہے ۔ جب حقیقت یہ ہے تو خود کو ہوشیار سمجھنے اور ڈینگیں مارنے ، اس

لیکن ہم میں سے جو متردد ہے ، وہ اگر معاملات کے انجام سے لاعلمی کی وجہ سے تردد کا شکار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو ان صفات ، معاملات کے ساتھ متصف نہیں کیا جاسکتا ، جس سے ہم میں سے کسی کو منصف کہا جاتا ہے ۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے مثل کوئی چیز نہیں ہے ۔

، باطل ہے ۔ اس لیے کہ کبھی کوئی انجام ونتائج سے لاعلمی کی وجہ سے تردد کرتا ہے تو کبھی دو کاموں کے فوائد اور مفاسد کی وجہ سے تردد کرتا ہے ۔ تاکہ وہ فائدے والے کام کا ارادہ کرے اور نقصان کی وجہ سے اس کام کو ناپسند کرتا ہے ۔ تاکہ اس چیز کے انجام سے بے خبری کی وجہ سے ، جیسے ایک طرف سے

،، وحُجِبت الجنّةُ بالمكارِهِ"

چیزوں نے گھیرا ہوا ہے اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں نے گھیرا ہوا ہے ۔ ‘‘

ر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

بَ عَلَيكُمُ القِتالُ وَهُوَ كُرهٌ لَكُم... ٢١٦ ... سورة البقرة

تال فرض کیا گیا ہے ، حالانکہ وہ تمھیں ناپسند ہے ۔ ‘‘

یں ’’تردد" کا معنیٰ ظاہر ہے ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"مايَزالُ عَبدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوافِلِ حَتَّىٰ أُحِبَّهُ"

ہ نوافل کے ذریعے مسلسل میرے قریب ہوتا رہتا ہے ، حتیٰ کہ میں اسے محبت کرنے لگتا ہوں ۔ ‘‘

یہ بندہ جس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ محبوب حق بن جاتا ہے ۔ اس حق سے محبت کرنے والا ہوتا ہے ۔

پہلے وہ اللہ کے پسندیدہ فرائض کے ذریعے اللہ کے قریب ہوتا ہے ، پھر بندہ نوافل میں کوشش کرتا ہے جن سے اور جن کے کرنے والے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے تو بندہ ہر وہ کام کرتا ہے جو اللہ کو محبوب ہوتا ہے ۔

لہذا اللہ اپنے محبوب عمل کے کرنے پر اس بندے سے دو وجہ سے محبت کرتا ہے ۔

ایک اللہ اور بندے کا اس کام کے کرنے میں ارادہ کا متفق ہونا ، دوسرا بندہ کا اس چیز سے محبت کرنا جسے محبوب پسند کرے اور اس چیز کو ناپسند کرنا جسے محبوب ناپسند کرتا ہے ۔

اور رب تعالیٰ اپنے بندے اور محبوب کے غمگین وپریشان ہونے کو ناپسند کرتا ہے ۔ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ موت کو اس لیے اپنے بندے سے ناپسند کرتا ہے ۔ تاکہ وہ اس کے محبوب کاموں سے محبت کرتا رہے ، حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کی موت کا فیصلہ کیا ہوتا ہے ۔

ہ کام جس کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے وہ لازماً اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے ۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی موت کا ارادہ کرتا ہے کہ اس کا فیصلہ ہوچکا ہے جبکہ وہ اپنے بندے کو تکلیف وغم جو موت سے اسے پہنچتی ہے ، دینا ناپسند کرتا ہے ۔ اس اعتبار سے موت حق تعالیٰ کی طرف سے ارادہ ہوتی ہے جبکہ دوسرے

یعنی ایک اعتبار سے کسی ایک چیز کی چاہت (ارادہ) ہوتی ہے جبکہ دوسری جانب سے ناپسندیدہ مکروہ ، اگرچہ ان دونوں میں سے کسی کو ترجیح دینا لازمی ہوتا ہے ۔ جیسا کہ اللہ اپنے بندے کے غم وتکلیف کے باوجود ، اس کے لیے موت کو ترجیح دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب مومن کے لیے موت کا ارادہ کر

شیخ الاسلام نے دوسری جگہ (10/89-پر57) :

پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے واضح کردیا کہ وہ تردد کرتا ہے، اس لیے کہ تردد دو ارادوں کے تعارض کا نام ہے پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندے کی پسند کو پسند کرتا ہے اور جسے بندہ ناپسند کرے وہ بھی ناپسند کرتا ہے۔ جیسے بندہ موت کو ناپسند کرتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اس کے لیے موت ناپسند کرتا ہے۔

ماکہ ارشاد فرمایا :

"ہ مَسَاءَتَہُ"

پنے بندے کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں۔''

ی) اللہ تعالیٰ اس کی موت کا ارادہ کرتے ہوئے اس کی موت کا فیصلہ فرماتا ہے پس اسی کا نام ''تردد'' ہے۔ (نظم الفرائد 37:1-35)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

توحید اسماء وصفات کے مسائل صفحہ: 85

محدث فتویٰ